سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(سوموار13، جمعرات16، جمعتہ المبارک17، سوموار20، منگل21، بدھ22- جون2016)
(یوم الاثنین7، یوم الخمیس10، یوم الجمع11، یوم الاثنین14، یوم الثلاثہ15، یوم الاربعا16- رمضان المبارک1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد22(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بائیسواں اجلاس

سوموار،13۔جون2016

جلد 22: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	------------	1
3۔	ضمنی بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	------------	1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
4۔	ایجنڈا	------------	3
5۔	ایوان کے عہدیدار	------------	5
6۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
7۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	12
8۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13
	سرکاری کارروائی		
9۔	سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پر وزیر خزانہ کی تقریر	------------	14
10۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	47
11۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 16-2015 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	48
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
12۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2016	------------	48
	قواعد اور ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا		
13۔	قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ 5(3) کے تحت گوشوارہ دوئم میں ترامیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ 76(2) کے تحت وضع کردہ قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	48
	جمعرات، 16۔جون 2016		
	جلد 22: شمارہ 2		
14۔	ایجنڈا	------------	53
15۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	55
16۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	56
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
17۔	سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پر عام بحث	------------	57

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،17۔جون2016	
	جلد 22:شمارہ 3	
18۔	ایجنڈا -----------	137
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	139
20۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	140
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
21۔	سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (---جاری) -----------	141
	سوموار،20۔جون2016	
	جلد 22:شمارہ 4	
22۔	ایجنڈا -----------	203
23۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	205
24۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	206
	تعزیت	
25۔	معزز ممبر اسمبلی جناب محمد صدیق خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت -----------	207
	منگل،21۔جون2016	
	جلد 22:شمارہ 5	
26۔	ایجنڈا -----------	219
27۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	221
28۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
29۔	سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	223
	بدھ، 22۔جون 2016	
	جلد 22: شمارہ 6	
30۔	ایجنڈا ------------	327
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	329
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	330
	تحاریک استحقاق	
33۔	ڈی سی او چنیوٹ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	331
34۔	ایکسیئن محکمہ انہار لودھراں کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	332
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
35۔	سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	335
36۔	کورم کی نشاندہی ------------	395
37۔	سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	395
38۔	سالانہ بجٹ 17-2016 کے ترقیاتی پروگرام میں ترامیم کا پیش کیا جانا ------------	402
39۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(76)/2016/1434. Dated: 6th June, 2016. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 13th June, 2016 at 04:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

سالانہ بجٹ بابت سال 2016-17 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 13th June, 2016 for the presentation of Annual Budget Statement for the financial year 2016-17 before the Provincial Assembly of the Punjab at 04:00 p.m."

ضمنی بجٹ بابت سال 2015-16 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under rule 147 read with 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 13th June, 2016 for the presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2015-16 before the Provincial Assembly of the Punjab at 04:00 p.m."

Dated Lahore, the 5th June 2016 **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**

GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13۔جون2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال2016-17

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال2016-17ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال2015-16

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال2015-16ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2016

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2016ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) قواعد اور ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4۔ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ (3)5 کے تحت گوشوارہ دوئم میں ترامیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ (2)76 کے تحت وضع کردہ قواعد

وزیر خزانہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کے گوشوارہ دوئم میں ترامیم سے متعلق اعلامیہ جات اور متذکرہ قانون کے تحت وضع کردہ قواعد ایوان کی میز پر رکھیں گی۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ایوان کے عہدیدار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	میاں محمد شعیب اویسی، ایم پی اے	پی پی۔270
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263

3۔کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی*
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (13 تا 29۔جون 2016) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ *
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن،
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
12۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
13۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
15۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن *، تحفظ ماحول *
19۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امورنوجواناں، کھیل، آثارقدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت،کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسداللہ	:	خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹوز
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/5902 مورخہ 8۔دسمبر 2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 13۔جون 2016

(یوم الاثنین، 7۔رمضان المبارک 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸

سورة التّحْريم آيت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی شفقت غم کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں مرا سامان مدینے میں رہے

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	میاں محمد شعیب اویسی، ایم پی اے	پی پی۔270
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263

شکریہ

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں داخل ہوئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: معزز ممبران! جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اب میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر
کھڑے ہو گئے اور "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں موجودہ صوبائی حکومت کا چوتھا بجٹ برائے مالی سال 17-2016 پیش کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر!

2۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت اپنے قائد، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ملک کو درپیش چیلنجز سے نکال کر ترقی اور استحکام کی ایک ایسی روشن راہ پر رواں دواں ہے جس کی منزل عوامی بہبود، مساوی معاشی ترقی اور انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام ہے۔ یہی ہماری حکومت کا نصب العین ہے اور مالی سال 17-2016 کا بجٹ بھی انہی ترجیحات اور پالیسیوں کے حصول کی طرف ایک اور قدم ہے۔

جناب سپیکر!

3۔ آئندہ مالی سال کے دوران تعلیم، صحت، زراعت، صاف پانی کی فراہمی اور امن عامہ کے شعبے ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہوں گے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ ان شعبوں میں دُور رَس اور ٹھوس نتائج حاصل کرنے کے لئے درکار وسائل میں کوئی کمی نہیں آنے دیں گے۔ چنانچہ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہی ہوں کہ حکومت نے آئندہ برس کے دوران قومی ترقی کے ان پانچ شعبوں پر کل بجٹ کا 57 فیصد یعنی 804۔ارب روپے کی خطیر رقم صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعلیم کے شعبہ میں پچھلے سال کی نسبت 47 فیصد اور سکول ایجوکیشن کی ترقی میں 71 فیصد زائد رقم مختص کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

اسی طرح صحت کے شعبہ میں ترقیاتی بجٹ پچھلے سال سے 62 فیصد زائد ہے۔ زراعت، آبپاشی، لائیو سٹاک، جنگلات، ماہی پروری اور خوراک پر محیط زرعی معیشت کے لئے

پچھلے سال کی نسبت 47فیصد زائد بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ صاف پانی کے لئے مختص بجٹ پچھلے سال کی نسبت 88فیصد زائد ہے۔ امن عامہ کے لئے 48فیصد اضافی رقم رکھی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

4۔ میں اس امر کا اظہار ضروری سمجھتی ہوں کہ مسلم لیگ(ن) کی حکومت کا یہ بجٹ محض مالیاتی اعداد و شمار کا مجموعہ یا اقتصادی اقدامات پر مبنی کوئی روایتی دستاویز نہیں۔ یہ بجٹ اس جامع اور مربوط Economic Growth Strategy پر مبنی mid term ترقیاتی حکمت عملی کا جیتا جاگتا مظہر ہے جس پر حکومت پنجاب خادم اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں صوبہ کے عوام خصوصاً ایک عام آدمی کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے پوری تندہی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

حکومت کی انہی کوششوں کے نتیجے میں گزشتہ برس کے دوران معیشت کے مختلف indicators مثبت سمت میں بڑھے ہیں اور یہی وہ حکمت عملی ہے جس کے ثمرات عوام کے لئے روزگار کے نئے مواقع، خدمات کے شعبہ کی ترقی اور امن و امان میں بہتری کی صورت میں بخوبی دیکھے جا سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

5۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ مالی سال کا ترقیاتی پروگرام نجی شعبہ کی طرف سے وسیع تر سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ اسی طرح تعلیم، صحت اور شہریوں کو ہنرمند بنانے کی تربیت پر کئے جانے والے اخراجات ہمارے نوجوانوں کو نجی شعبہ میں روزگار کے حصول کے اہل بنانے میں مدد دیں گے۔ دریں اثناء حکومت صوبہ کی معیشت پر سرکاری اخراجات کی effectiveness کو improve کرنے کے لئے جامع Policy Reforms بھی لے کر آئے گی۔

جناب سپیکر!

6۔ پاکستان کے لئے عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی طرف سے پاک چین اقتصادی راہداری package کا اعلان ایک تاریخی واقعہ ہے۔ پاک چین دوستی کی 65 سالہ تاریخ میں اقتصادی تعاون کی ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ تاریخی package پاک چین دوستی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ چین کی طرف سے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار بھی ہے۔ میں یہاں وزیراعلیٰ پنجاب کی ان خدمات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی جو انہوں نے وزیراعظم پاکستان کی ٹیم کے ممبر کی حیثیت سے اس package کی تشکیل و تکمیل میں سرانجام دی ہیں۔ اس package کے نتیجے میں ترتیب دیئے جانے والے منصوبوں سے ملازمتوں کے تقریباً 7لاکھ نئے مواقع پیدا ہوں گے اور پاکستان کی مجموعی GDP میں اڑھائی فیصد اضافہ متوقع ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ 46۔ارب ڈالر کا یہ منصوبہ توانائی، موٹرویز، بندرگاہوں، ریلوے اور صنعت جیسے شعبوں میں انقلاب کے ذریعے ملک کی تقدیر بدل دے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

7۔ انفراسٹرکچر کے میگا پراجیکٹس اور بڑے ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر میں وسائل کے زیاں کے امکانات ایک عالمی مسئلہ ہے۔ آپ کو اور اس معزز ایوان کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پنجاب میں ایسے منصوبوں کی تعمیر و تکمیل میں شفافیت اور بچت کی ایک منفرد روایت جنم دیتے ہوئے نئی تاریخ رقم کی گئی ہے۔ میں نہایت فخر کے ساتھ یہ اعلان کر رہی ہوں کہ اس ضمن میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی ذاتی کاوشوں کے نتیجے میں پنجاب میں مختلف ترقیاتی منصوبوں میں 142۔ارب روپے کی ناقابل یقین بچت کی گئی ہے۔ میں یہ وضاحت بھی کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس رقم میں وہ بچت شامل نہیں جو پنجاب میں وفاقی حکومت کے تحت جاری میگا پراجیکٹس میں کی گئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو نواز" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

8- میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے ممبران خصوصاً حکومت کے مخالفین سے درخواست کروں گی کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی پہلے ایسا ہوا تھا کہ ایسے پراجیکٹس میں سے کم بولی دینے والوں کو رضاکارانہ طور پر اربوں روپے کم کرنے پر آمادہ کیا گیا ہو۔ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ میں دیانتداری سے سمجھتی ہوں کہ اس عدیم المثال دردمندی اور جذبہ خدمت پر وزیر اعلیٰ پنجاب اس ایوان کی طرف سے کھلے دل کے ساتھ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں اس ضمن میں ان کے لئے شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ کا یہ شعر پڑھنا چاہوں گی کہ:

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن، چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

9- گڈ گورننس اور شفافیت مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا طرہ امتیاز ہیں۔ میں اس ضمن میں Land Record Management Information System کی خاص طور پر مثال دینا چاہوں گی۔ حکومت پنجاب کو یہ امتیازی اعزاز حاصل ہے کہ اس سسٹم کے ذریعے پٹوار کلچر جیسے فرسودہ نظام کو دفن کر کے صوبے میں ایک جدید کمپیوٹرائزڈ عوام دوست نظام متعارف کروانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے اب تک 23ہزار سے زائد دیہی مواضعات اور 5کروڑ 50لاکھ سے زائد مالکان اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ ان سنٹرز سے ماہانہ 2لاکھ کے قریب کمپیوٹرائزڈ فردات اور 60ہزار سے زائد انتقالات کا اندراج ہو رہا ہے۔ اسی طرح حکومت نے عوام کو اشٹام پیپر کی خرید اور دستیابی کے ضمن میں جعلسازی، دھوکا دہی اور فراڈ سے بچانے کے لئے اس پورے نظام کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز گوجرانوالہ میں ایک پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے کیا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار پورے پنجاب تک وسیع کر دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ اے، جھوٹ اے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

10۔ حکومت پنجاب کی گڈ گورننس کی پالیسی کا ایک اور سنگ میل پنجاب کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں E-Khidmat مراکز کا قیام ہے۔ ان مراکز کے ذریعے شہریوں کو 14 قسم کی مختلف سروسز ایک ہی چھت تلے میسر ہوں گی۔ لاہور، راولپنڈی اور سرگودھا میں ان E-Khidmat مراکز نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"اک تے روزہ اتوں جھوٹ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

11۔ پولیس کے نظام میں بہتری اور تھانہ کلچر کا خاتمہ ہر پاکستانی کا دیرینہ خواب ہے۔ میرا ایمان ہے کہ ہم انشاءاللہ پنجاب میں تھانہ کلچر کو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس طرح ہم نے وزیراعلیٰ کی قیادت میں صدیوں پرانے پٹوار کلچر کا خاتمہ کیا ہے۔ تھانہ کلچر کے خاتمے اور پولیس اصلاحات کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل میں آگے چل کر اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کروں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو شہباز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

12۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 17-2016 کے میزانیہ کے اہم خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

13۔ مالی سال 17-2016 کے بجٹ کا کل حجم ایک ہزار 681۔ ارب 41 کروڑ روپے ہے۔ جنرل ریونیو وصولیوں کی مد میں ایک ہزار 319۔ ارب روپے کا تخمینہ ہے جس میں ایک ہزار 39۔ ارب روپے Federal Divisible Pool میں ٹیکسوں کی مد میں صوبائی حصہ ہے جو کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت حاصل ہوگا۔ صوبائی ریونیو میں 280۔ ارب روپے کی

آمدن متوقع ہے جس میں ٹیکسوں کی مد میں 184-ارب 40 کروڑ روپے اور non-tax ریونیو کی مد میں 95-ارب 61 کروڑ روپے شامل ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"چل جھوٹی، چل جھوٹی" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

14- میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال کے لئے ترقیاتی پروگرام کا حجم 550-ارب روپے ہے۔ یہ ترقیاتی پروگرام صوبے میں ماضی کے تمام ترقیاتی پروگراموں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ رواں مالی سال کے 400-ارب روپے کے پروگرام کی نسبت یہ پروگرام 37.5 فیصد زیادہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس سال ترقیاتی پروگرام کے نتیجے میں روزگار کے 5 لاکھ نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ مالی سال 17-2016 میں جاری اخراجات کا کل تخمینہ 849-ارب 94 کروڑ روپے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

15- اب میں چند اہم سیکٹرز کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں مختص کئے گئے تخمینہ جات اور اہم اقدامات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر!

16- میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرنا چاہتی ہوں کہ پنجاب کے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اینڈ sanitation، وومن ڈویلپمنٹ اور سماجی تحفظ جیسے سوشل سیکٹرز کے شعبوں کے لئے مجموعی طور پر 168-ارب 87 کروڑ روپے کی ترقیاتی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 31 فیصد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

17- میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے مشن "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کے ذریعے تعلیم کے شعبے میں انقلابی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد معیارِ تعلیم میں بہتری، سکولوں میں عالمی معیار کے مطابق تدریسی ماحول اور معیاری کتب کی فراہمی اور 100 فیصد بچوں کا سکولوں میں داخلہ یقینی بنانا ہے۔ سکولوں میں IT labs کا قیام اور ذہین طلباء کے لئے میرٹ سکالرشپس بھی اسی پروگرام کا حصہ ہیں۔ ان ٹھوس اور

دُور رس اقدامات کے مثبت نتائج کا اعتراف ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے آزاد ذرائع اور اداروں نے بھی کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو، گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

18۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر سکولز ایجوکیشن کے شعبہ کے لئے آئندہ مالی سال میں مختلف نوعیت کے ترقیاتی منصوبوں پر 56۔ارب 76کروڑ روپے کی رقم صرف کی جائے گی جو کہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے مقابلے میں 71فیصد زیادہ ہے۔آئندہ مالی سال کے بجٹ میں صوبائی سطح پر جاری اخراجات کی مد میں 31۔ارب روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 47فیصد زائد ہے۔ ضلعی سطح پر سکولز ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 169۔ارب روپے کی رقم صرف کی جائے گی۔اس طرح آئندہ مالی سال کے بجٹ میں سکول ایجوکیشن کے شعبے میں مجموعی طور پر 256۔ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور منسٹر صاحبہ کی بات سنیں کیونکہ آپ لوگوں نے پھر اس پر بحث بھی کرنی ہے۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

19۔ حکومتِ پنجاب نے سال رواں میں صوبے کے 6511 سکولوں میں 5۔ارب روپے کی لاگت سے بنیادی سہولیات فراہم کیں اور 8۔ارب 50کروڑ روپے کی لاگت سے 2664 سکولوں کی مخدوش عمارات کی بحالی کا کام مکمل کیا۔اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر آج میں اس معزز ایوان کے سامنے حکومتِ پنجاب کی طرف سے 50۔ارب روپے کی لاگت سے Strengthening of Schools کے ایک جامع اور مربوط پروگرام کے آغاز کا اعلان کر رہی ہوں۔ اس پروگرام کے تحت آئندہ دو برسوں میں صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں

مخدوش عمارات کی بحالی، پرائمری سکولوں میں 36ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر اور missing facilities کی فراہمی کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔آئندہ مالی سال کے دوران اس منصوبے کے تحت 28۔ارب روپے کی لاگت سے سکولوں میں 19ہزار سے زائد اضافی کمرے اور تمام سکولوں میں missing facilities فراہم کی جائیں گی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حکومتِ پنجاب کے اس پروگرام میں برطانیہ کا ادارہ DFID بھی ہمقدم ہے۔DFID نے آئندہ دو برسوں میں 36ہزار میں سے 11ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر کا ذمہ لیا ہے جس کی کل لاگت تقریباً 17۔ارب 60 کروڑ روپے ہے۔اس پروگرام پر تیزی سے عمل جاری ہے۔مزید برآں حکومتِ پنجاب سکولوں میں چھوٹے بچوں کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے سکولوں میں دس ہزار کمروں کو early childhood education rooms میں تبدیل کر رہی ہے۔خادمِ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں سیکنڈری سکولوں کی سطح تک بچیوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے تعلیمی نظام میں retention کو یقینی بنانے کے لئے چھٹی سے دسویں جماعت کی بچیوں کو ماہانہ وظیفے کی رقم -/200روپے سے بڑھا کر -/1000روپے کر دی گئی ہے۔اس پروگرام سے ان پسماندہ اضلاع کی تقریباً چار لاکھ بچیاں مستفید ہوں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

20۔ حکومتِ پنجاب سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گزشتہ دو برس سے ایک جامع حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔آئندہ مالی سال میں بھی تمام پرائمری سکولوں کے لئے متعین کردہ سہولیات کی yardstick کے مطابق 45ہزار اضافی ٹیچرز مہیا کئے جائیں گے۔اس طرح ہر پرائمری سکول میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کے لئے کم از کم تین اساتذہ کرام کی موجودگی یقینی ہو جائے گی۔ان بھرتیوں میں میرٹ کی پالیسی پر سختی سے عملدرآمد کے علاوہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ان اساتذہ کرام کا تعلق انہی مقامی علاقوں سے ہو جہاں انہوں نے اپنی تدریسی خدمات سرانجام دینی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"پاناما لیکس کے کتنے ارب روپے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

21۔ حکومتِ پنجاب کے تحت صرف سرکاری سکولوں میں ہی مفت تعلیم نہیں دی جا رہی بلکہ ہمارے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ اس وقت صوبہ بھر کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں 19لاکھ سے زائد طلباء و طالبات حکومتِ پنجاب کی مالی معاونت سے مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 12۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی معاونت سے تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 22لاکھ ہو جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

22۔ حکومتِ پنجاب کا عزم ہے کہ صوبہ کا کوئی ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت تک صوبے کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ طلباء و طالبات پنجاب ایجوکیشنل انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے وظائف حاصل کر کے اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ اس وقت فنڈ کا حجم 16۔ارب روپے تک پہنچ چکا ہے اس مقصد کے لئے سالانہ مختص کی جانے والی 2۔ ارب روپے کی رقم میں 100 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 4۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح اس فنڈ کا حجم 20۔ارب روپے تک ہو جائے گا اور اس فنڈ سے وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ساڈا حق ایتھے رکھ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

23۔ اسی طرح آج پنجاب کے طول و عرض میں قائم چودہ دانش سکول بھی فروغ تعلیم کے جذبے سے اُس محروم طبقے کے طلباء و طالبات کو جدید معیاری سہولیات فراہم کر رہے ہیں جن کے لئے معیاری تعلیم کا حصول ایک خواب سے کم نہ تھا۔ آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں منکیرہ

ضلع بھکر اور تونسہ ضلع ڈی جی خان جیسے دُور دراز اور پسماندہ علاقوں میں چار مزید دانش سکول قائم کرنے کے لئے 3۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی میں طلباء و طالبات کے لئے زیر تعمیر دو دانش سکولوں پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو، گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

24۔ حکومتِ پنجاب نے خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گورنمنٹ ڈگری کالج آف سپیشل ایجوکیشن ملتان کا قیام، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں سیکنڈری سکول برائے طالبات کا قیام اور آٹھ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹرز کی مڈل سے سیکنڈری اور پرائمری سے مڈل تک اپ گریڈیشن کی جائے گی۔آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں سپیشل ایجوکیشن کے لئے مجموعی طور پر تقریباً ایک ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 46۔ارب 86 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے چیدہ چیدہ ترقیاتی منصوبہ جات میں سیالکوٹ، بہاولپور، رحیم یار خان، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کی گئی یونیورسٹیوں میں اضافی عمارات اور ضروری آلات کی فراہمی شامل ہے۔آئندہ برس کے دوران 4۔ارب روپے کی لاگت سے صوبے کے چار لاکھ ذہین طلباء میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے جائیں گے اور سیالکوٹ میں وومن یونیورسٹی کی تعمیر اور آئی ٹی اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26۔ پاک چین دوستی اور CPEC کی اہمیت کے پیش نظر رواں مالی سال میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر حکومتی خرچ پر طلباء و طالبات کو چین کی بہترین universities میں چینی زبان کا دو سالہ کورس کروانے کے لئے ایک منصوبے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔اس وقت

پنجاب بھر سے میرٹ کی بنیاد پر چنے گئے 66 طلباء و طالبات کا پہلا Beijing badge میں اس کورس کا آغاز کر چکا University of Language, Art & Culture ہے۔ اسی طرح ایک اور انقلاب آفرین منصوبہ "شہباز شریف میرٹ سکالر شپ سکیم" کے نام سے متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت حکومت پنجاب میرٹ کی بنیاد پر طلباء و طالبات کو دنیا بھر کی اعلیٰ universities میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے مکمل تعلیمی اخراجات برداشت کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

27۔ عوام کو صحت کی بہترین سہولیات کی فراہمی حکومت پنجاب کا نصب العین ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شعبہ صحت کے لئے مجموعی طور پر 43۔ارب 83 کروڑ روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے جو کہ رواں مالی سال سے 43 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

28۔ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے شعبے میں بہت سے نئے اقدامات اور منصوبہ جات متعارف کروائے جا چکے ہیں تاکہ پنجاب کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے عوام کو ان کی دہلیز پر بہترین طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں 5۔ارب 20 کروڑ روپے کی لاگت سے صوبہ بھر کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں اور پندرہ بڑے ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو revamp کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت ان ہسپتالوں میں Physiotherapy, Burn Units, Dental Units, ICUs Units کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ مزید برآں ہسپتالوں میں مریضوں کی سہولت کے لئے نئے Beds اور دیگر وارڈ فرنیچر کی مکمل فراہمی شامل ہے۔ ان ہسپتالوں میں بنیادی Electronic Medical Record اور diagnostic کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کے تحت تحصیل اور ضلعی سطح پر اعلیٰ طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ عوام کو بڑے شہروں کا رخ نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح vaccination فیلڈ سٹاف کی نگرانی کے لئے موبائل فون کی مدد سے جدید نظام وضع کیا گیا ہے۔ اس نظام کی کامیابی کی وجہ سے Vaccination Coverage میں صوبائی سطح پر 22 فیصد سے زائد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جس کا اعتراف عالمی اداروں نے بھی کیا ہے۔ ہسپتالوں میں عملے کی حاضری کو

یقینی بنانے کے لئے صوبہ بھر کے 138 ہسپتالوں میں بائیو میٹرک اور CCTV آلات کی مدد سے ایک جدید نظام بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ادویات اور طبی آلات کے ریکارڈ کو بھی computerized کر دیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں computerized حاضری کے نظام کو تمام BHUs اور RHCs پر بھی نافذ کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29- پنجاب میں عالمی معیار کی drug testing لیبارٹریوں کا ایک جامع نیٹ ورک تشکیل دیا جانا بے حد ضروری ہے تاکہ عوام تک معیاری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ضمن میں لاہور کی drug testing لیبارٹری کی بین الاقوامی ماہرین کے ذریعے مکمل تنظیم نو کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں مزید چار شہروں (ملتان، بہاولپور، فیصل آباد اور راولپنڈی) میں واقع لیبارٹریوں کی تنظیم نو کی جائے گی اور اس سلسلے میں تمام لیبارٹریوں کو ISO-17025 certification دلائی جائے گی۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے نیٹ ورک کو دیگر Preventive پروگراموں ہیپاٹائٹس، ایڈز، ٹی بی کنٹرول اور دیگر پروگراموں کے ساتھ integrate کیا جائے گا۔ اسی طرح زچہ بچہ کی بہتر طبی سہولتوں کے لئے تقریباً 10-ارب روپے کی لاگت سے IRMNCH پروگرام پنجاب کے لاکھوں بچوں اور ماؤں کی صحت کا ضامن ہوگا۔ میں یہاں ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ BHUs کی سطح پر ماہانہ Skilled Birth Attendance بارہ ہزار سے بڑھ کر 48 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

جناب سپیکر!

30- Specialized Health Care کے شعبہ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے آئندہ مالی سال میں 24-ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس شعبے میں ہمارا ہدف بڑے ہسپتالوں میں معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کو مزید بہتر کرنا ہے۔ ایک منصوبے کے تحت ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد اور لاہور کے چار بڑے ٹرشری ہسپتالوں کی revamping کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کے نئے میڈیکل کالجز سے ملحقہ ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر کے تدریسی ہسپتالوں کے برابر لایا جائے گا۔ اس سے مجموعی طور پر ان ہسپتالوں میں 1500 سے زائد Beds کا اضافہ ہو گا۔ آئندہ بجٹ میں رجب طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کا توسیعی منصوبہ اور ہیلتھ انشورنس پروگرام بھی شامل

ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور، بی وی ہسپتال بہاولپور میں کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک کی تعمیر اور چلڈرن ہسپتال ملتان میں اضافی 150 بیڈز کے یونٹ کے قیام کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومت کے مساوی اشتراک سے مری میں 100 بستروں پر مشتمل زچہ بچہ ہسپتال کے قیام کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ تین ارب روپے کی لاگت کے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں 45 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

31۔ گردوں اور جگر کی مہلک بیماریوں کے علاج کے لئے حکومت پنجاب نے پاکستان میں اپنی نوعیت کے منفرد منصوبے یعنی کہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ لاہور پر باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ 15۔ارب روپے سے زائد لاگت کے اس منصوبے پر برق رفتاری سے کام جاری ہے۔ اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں چار ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح ایک ٹرسٹ کے تحت 70 کروڑ روپے کی لاگت سے قائم کئے گئے نواز شریف کڈنی ہسپتال سوات نے بھی رواں مالی سال میں گردے کے مریضوں کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ پنجاب کے عوام اور حکومت کی طرف سے خیبر پختونخوا کے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر حکومت پنجاب 2۔ارب روپے کی لاگت سے بلوچستان کے عوام کے لئے صحت اور دیگر شعبوں کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

32۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے برس میں نے اپنی تقریر کے اختتام پر عام آدمی کے لئے ایک دعائیہ شعر کہا تھا وہ شعر یہ تھا کہ:

امن ملے ترے بچوں کو اور انصاف ملے
چاندی جیسا دودھ ملے اور پانی صاف ملے

جناب سپیکر!

33۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب حکومت اپنے شہریوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اربوں روپے کی لاگت سے "پنجاب صاف پانی پروگرام" کا آغاز کر چکی ہے۔ یہ منصوبہ جہاں انسانی زندگی کی ایک اہم ضرورت پوری کرے گا وہاں اس کے ذریعے غیر معیاری پانی کی وجہ سے پھیلنے والی بہت سی بیماریوں پر قابو پانے میں بھی مدد ملے گی۔ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں 121۔ارب روپے کی لاگت سے پنجاب کے دس اضلاع کی 36 تحصیلوں میں تقریباً دو کروڑ 30 لاکھ سے زائد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے گا۔ ان اضلاع میں جنوبی پنجاب کے چھ اضلاع (رحیم یار خان، لودھراں، ڈی جی خان، مظفر گڑھ، بہاولپور اور راجن پور) کے علاوہ فیصل آباد، قصور، اوکاڑہ اور ساہیوال کے اضلاع شامل ہیں جہاں زیر زمین پانی پینے کے لئے موزوں نہیں۔ صاف پانی کے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 30 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ دریں اثنا اس پروگرام کے تحت ایک پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے جنوبی پنجاب کی پانچ تحصیلوں (لودھراں، خانپور، حاصل پور، دنیاپور اور منچن آباد) میں 80 سے زائد جدید ترین واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے جن سے روزانہ تین لاکھ افراد کو عالمی معیار کا پینے کا صاف پانی حاصل ہو رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ساڈا حق ایتھے رکھ، گو نواز گو، گو شہباز گو، جھوٹ ہے اور فراڈ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

34۔ پنجاب حکومت ایک کسان دوست حکومت ہے۔ ہم دعووں پر نہیں عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ عالمی منڈی میں اجناس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے پنجاب سمیت پاکستان بھر کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ کی بات سنیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ان مشکلات کے تدارک کے لئے وزیراعظم پاکستان نے ایک جامع کسان package کا اعلان کیا۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کے اشتراک سے کاشتکاروں کو 55۔ارب روپے سے زائد کی براہ راست سبسڈی فراہم کی۔ کاشتکاروں کی اس بروقت مالی امداد سے ان کی مشکلات میں خاطر خواہ کمی آئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"نواز شریف قدم بڑھاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

35۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے زراعت کی بہتری اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لئے 100۔ارب روپے کے کسان package کا اعلان کیا ہے۔ یہ package دو برسوں پر محیط ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس کسان package کے لئے 50۔ارب روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب کا یہ کسان package حکومت کی زرعی معیشت اور دیہی علاقوں کی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please, Order please. This is not good.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

36۔ 100۔ارب روپے کا کسان package ہو یا 300۔ارب روپے کا "صاف پانی پروگرام"۔ دیہی علاقوں میں 150۔ارب روپے کی مالیت کا پختہ سڑکوں کا پروگرام ہو یا آبپاشی کے نظام میں بہتری کے اربوں روپے کے منصوبے۔ ان تمام اقدامات کا مقصد زرعی معیشت اور دیہی علاقوں کی بھرپور ترقی کو یقینی بنانا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ نے پڑھا کچھ نہیں تو جھوٹ کیسے ہو گیا؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

37۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زرعی معیشت کے شعبہ (آبپاشی، لائیوسٹاک، جنگلات وماہی پروری اور خوراک) کے لئے مجموعی طور پر 147۔ارب روپے کی رقم مختص کر رہی ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ میں اب اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے کسان package کے تحت مختص کردہ 50۔ارب روپے کے پروگرام کی تفصیل پیش کرنا چاہتی ہوں۔

(1) ہمارے کسان کی بدحالی کی ایک بڑی وجہ کھادوں کے نرخ میں غیر معمولی اضافہ ہے۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کسان package کے تحت پیداواری لاگت کم کرنے کے لئے یوریا کھاد کی قیمت میں فی بوری 400 روپے اور ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں فی بوری 300 روپے کی کمی کا اعلان کیا ہے۔ حکومت پنجاب بھی اس اقدام میں اپنا حصہ ڈالے گی۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں 11۔ارب 60 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے جس سے 52 لاکھ کاشتکار گھرانوں کو فائدہ ہوگا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گونواز گو، گونواز گو" کی نعرے بازی)

(2) کھاد، پانی، بیج جیسی زرعی ضروریات کی بروقت اور سستے داموں فراہمی کے لئے ½4 لاکھ سے زائد چھوٹے کاشتکاروں کو بنکوں اور مالیاتی اداروں کی وساطت سے 100۔ارب روپے سے زائد مالیت کے قرضہ جات فراہم کئے جائیں گے۔ اس مد میں تمام interest حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔ اس مقصد کے لئے 17۔ارب 70 کروڑ روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گونواز گو، گونواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! معزز ممبران حزب اختلاف! اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

(3) آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلز پر GST کی ادائیگی کی مد میں 7۔ارب روپے بطور سبسڈی فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے دو لاکھ زرعی ٹیوب ویلز اور 25 لاکھ ایکڑ زرعی زمین کے مالک کاشتکاروں کو فائدہ پہنچے گا۔ یہاں یہ ذکر غیر مناسب نہ ہوگا کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی ہدایت پر وفاقی حکومت کاشتکاروں کے لئے ان ٹیوب ویلز پر بجلی کی فی یونٹ لاگت کو 8روپے 85 پیسے سے کم کر کے 5روپے 35 پیسے کرنے کے لئے اپنے طور پر خطیر سبسڈی کا اعلان کر چکی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

(4) جدید زرعی مشینری کی فراہمی کے لئے ایک ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس کے تحت صوبہ بھر میں سروس سنٹرز بنائے جائیں گے جہاں پر Tractor, Bulldozer, Harvester and Laser Land Levellers جیسی جدید اور بھاری مشینری اور دوسرے زرعی آلات دستیاب ہوں گے۔ حکومت کے اس اقدام سے ترپن ہزار ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جائے گا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(5) کپاس کے موجودہ بحران کو حل کرنے کے لئے Cotton Seed Reform Project کا آغاز کیا جا رہا ہے میں اس پراجیکٹ کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران 3۔ارب روپے مختص کرنے کا اعلان کر رہی ہوں۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مختلف بیماریوں کے خلاف مزاحمت رکھنے والے بیج کی ٹیکنالوجی حاصل کرنا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد مختلف بیماریوں کے خلاف مزاحمت رکھنے والے بیج کی ٹیکنالوجی حاصل کرنا ہے۔ اس بیج سے کپاس کے دس لاکھ کاشتکاروں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا اور کپاس کی مجموعی پیداوار ایک کروڑ گانٹھ تک چلی جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: پہلے آپ اس کو پڑھ لیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

(6) صوبے کے مختلف حصوں میں 5 ہزار ایکڑ اراضی پر شمسی توانائی سے چلنے والے Drip Irrigation System اور 1500 ایکڑ پر Tunnel Farming کے ذریعے بے موسمی فصلات حاصل کرنے کے منصوبے کے لئے 2۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

38۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی خصوصی ہدایت پر وفاقی حکومت کی طرف سے Pesticides پر GST کے خاتمے کا اعلان پہلے ہی کیا جا چکا ہے جس سے ان کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہو گی۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرتی چلوں کہ حکومت نے زرعی مسائل کے مستقل حل کی خاطر کاشتکاروں، ماہرین، researchers, academia اور حکومتی عہدیداروں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے کے لئے پنجاب ایگریکلچر کمیشن کے قیام کی منظوری بھی دی ہے۔

جناب سپیکر!

39۔ حکومت پنجاب شہری اور دیہی علاقوں سمیت صوبے کے تمام حصوں کی یکساں اور متوازن ترقی پر یقین رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ زرعی اجناس کی منڈیوں تک رسائی اور دیہی علاقوں میں بسنے والے عوام کے نزدیکی قصبوں اور شہروں کے ساتھ رابطے کے لئے دیہی سڑکوں کی تعمیر اتنی ہی ضروری ہے جس قدر صوبے کے بڑے شہروں میں عوام کی نقل و حمل کے لئے سڑکوں، پلوں اور فلائی اوورز کے منصوبے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق صوبے میں 150۔ ارب روپے مالیت کا "خادم پنجاب رُورل روڈز پروگرام" ہمارے اسی یقین کی عکاسی کرتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت اب تک پنجاب میں 310۔ارب روپے کی لاگت سے 3,590 کلومیٹر پر محیط 405 سڑکوں کی تعمیر نو اور توسیع کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس منصوبے کے لئے 27۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

40۔ میری خواہش ہے کہ شہری علاقوں کے ممبران اسمبلی خصوصاً حزب اختلاف کی نشستوں پر تشریف رکھنے والے میرے معزز ساتھی اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس انقلاب کی ایک جھلک دیکھ سکیں جو ہمارے دیہات میں "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" کے عنوان سے جنم لے چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

41۔ لائیو سٹاک کا شعبہ پنجاب کی معیشت کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ صوبہ کے 30 سے 35 فیصد لوگ اپنی کل آمدن کا 40 فیصد حصہ لائیو سٹاک سیکٹر سے حاصل کرتے ہیں۔ رواں مالی سال میں لائیو سٹاک پالیسی کو دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ صوبہ بھر میں چھ کروڑ سے زائد جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔ عوام کو صحت منداور تازہ گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ہیلپ لائن کا اجراء کیا گیا۔اس کے علاوہ مویشیوں کے لئے موبائل ڈسپنسریز بنائی گئیں۔ علاوہ ازیں ملکی سطح پر ویکسین کی پیداوار بڑھانے کے لئے ویکسین ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں بین الاقوامی معیار کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 9۔ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"شیم، شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

42۔ آبپاشی کے جامع نظام کے بغیر زرعی ترقی اور خودکفالت ممکن نہیں۔آئندہ مالی سال کے لئے محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی کاموں کے لئے 41۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔آبپاشی کے شعبے میں جاری منصوبوں میں جناح

بیراج، خانکی بیراج اور سلیمانکی بیراج کی بحالی اور تعمیر نو کے منصوبے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ Greater Thal Canal Phase-II کے منصوبے پر کام آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔ حکومت پنجاب دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے 110 میل لمبی نئی نہر جلال پور کینال کے منصوبے پر رواں مالی سال سے کام کا آغاز کر چکی ہے۔ اس نہر سے 80 دیہات کی تقریباً سوا دو لاکھ آبادی کو فائدہ ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

43۔ پُرامن معاشرہ روشن مستقبل کی ضمانت ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے عالمی سطح پر ہونے والے واقعات نے پچھلے پندرہ سالوں میں پاکستانی معاشرے کو خوف اور بدامنی کی آماجگاہ بنا دیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی وفاقی اور صوبائی سطح پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جس سے دہشت گردی کے مسئلے پر ممکنہ حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔ مجھے اس ایوان کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ رواں سال میں گزشتہ سال کی نسبت دہشت گردی کے واقعات میں 67 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں امن وامان کے لئے مجموعی طور پر 145۔ ارب 46 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ڈرامے باز، ڈرامے باز" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

44۔ اس موقع پر میں اپنے شہید ساتھی کرنل شجاع خانزادہ کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے پنجاب میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن وامان کے قیام کے لئے اپنی جان کی لازوال قربانی پیش کی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عوام، پاک فوج، پولیس اور سکیورٹی اداروں سے تعلق رکھنے والے ان تمام شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

جناب سپیکر!

45۔ حکومت پنجاب نے چھ بڑے شہروں یعنی لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان اور بہاولپور کی سکیورٹی کو جدید خطوط پر یقینی بنانے کے لئے پنجاب سیف سٹی پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔اس منصوبے کا کل تخمینہ تقریباً44۔ارب روپے لگایا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تحت لاہور میں 13۔ارب روپے کی لاگت سے جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے نگرانی کے ایک جامع نظام پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے جسے جون 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ بقیہ پانچ شہروں میں اس منصوبے کو انشاء اللہ دسمبر 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت جدید ترین سکیورٹی کیمروں اور کنٹرول رومز کے ذریعے شہر بھر کی نگرانی کی جائے گی جس سے لاقانونیت اور سٹریٹ کرائم کا خاتمہ ممکن ہو گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب عبدالمجید خان نیازی: جنوبی پنجاب والوں کو انسان سمجھو، جنوبی پنجاب والوں کو انسان سمجھو۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

46۔ پولیس کے نظام میں بہتری اور تھانہ کلچر کا خاتمہ ہر پاکستانی کا دیرینہ خواب ہے۔ عوام کسی بھی حکومت سے policing کے ایک ایسے نظام کی توقع رکھنے میں حق بجانب ہیں جہاں وہ عزت نفس کو خطرے میں ڈالے بغیر اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ اور اپنے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنا سکیں۔ محکمہ پولیس میں زیر عمل اصلاحات اور پولیس تھانوں میں ریفارمز کا جاری پروگرام حکومت پنجاب کے اس عزم کا عکاس ہے کہ پولیس کا محکمہ عوام دوست اور ان کے مددگار کے طور پر پہچانا جائے۔ اس مقصد کے لئے روایتی پولیس میں اصلاحات اور نئے سپیشلائزڈ یونٹس کے قیام کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ڈولفن فورس، پولیس ایمرجنسی ریسپانس یونٹ اور سپیشلائزڈ پروٹیکشن یونٹ کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ Counter Terrorism Department بھی دہشت گردی کے خاتمے کے لئے اپنا کردار بخوبی ادا کر رہا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے تمام پولیس سٹیشنز میں Reception Rooms قائم کئے جا چکے ہیں جہاں پر آنے والے شہریوں کو ایک باعزت اور باسہولت ماحول فراہم کیا جا رہا ہے۔

تھانوں کے نظام کو ایک جدید مہذب معاشرے کے تقاضوں کے مطابق بنانے کے لئے اب تک پنجاب کے 716 تھانوں میں سے 374 تھانوں کو اس آن لائن نظام سے منسلک کیا جا چکا ہے۔آئندہ برس اس نظام کو پورے پنجاب میں رائج کر دیا جائے گا۔اسی طرح مجھے یقین ہے کہ پولیس کے تربیتی اداروں میں انفرا سٹرکچر کی فراہمی، متعلقہ اہلکاروں اور افسروں کی جدید تفتیشی طریق کار کی ٹریننگ اور اہم شہروں میں فرانزک سائنس لیبارٹری کی سہولت کی توسیع تھانہ کلچر کے خاتمے کے سفر میں اہم سنگ میل ثابت ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

47۔ رواں مالی سال 16-2015 کے دوران صوبائی دارالحکومت میں سٹریٹ کرائم کی روک تھام کے لئے ڈولفن فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔آزاد ذرائع کی رپورٹ کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں سٹریٹ کرائمز میں نمایاں کمی آئی ہے۔اس فورس کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، بہاولپور، سیالکوٹ، جھنگ اور سرگودھا میں پھیلایا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

48۔ وفاقی حکومت ہو یا صوبائی، ہماری قیادت عوام کو لوڈشیڈنگ سے نجات دلانے کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ حکومت نے کوئلے، گیس، شمسی توانائی اور پن بجلی کے منصوبوں پر بیک وقت کام کا آغاز کیا ہے۔ ہمارے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ حکومت پنجاب نے شمسی توانائی کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والے پاکستان کی تاریخ کے پہلے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ قائداعظم سولر پارک میں قائم کئے جانے والے 100 میگاواٹ کے اس پاور پلانٹ سے جولائی 2015 سے ملکی سسٹم میں بجلی شامل ہو رہی ہے۔ دریں اثناء ایک معروف چینی کمپنی نے قائداعظم سولر پارک میں چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور (CPEC) منصوبے

کے تحت 900 میگاواٹ کے ایک نئے منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا ہے جس کے تحت آئندہ چند دنوں میں 300 میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

49۔ اس وقت پنجاب میں بیک وقت پبلک سیکٹر اور نجی شعبے میں بجلی کے منصوبہ جات پر تیزی سے کام جاری ہے۔ نجی شعبے میں مجموعی طور پر 6,545 میگاواٹ سے زائد کے منصوبہ جات پر کام مختلف مراحل میں ہے۔ حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت نے گیس کے تین منصوبوں پر بیک وقت کام شروع کر دیا ہے جن سے مجموعی طور پر 3600 میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو جائے گی۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں توانائی کے سولہ منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

50۔ میں یہاں بجلی کے منصوبہ جات کا ذکر کرنا ضرور سمجھتی ہوں۔

- بھکھی ضلع شیخوپورہ میں حکومت پنجاب کی سرمایہ کاری سے گیس سے چلنے والا 1180 میگاواٹ کا پاور پلانٹ زیر تعمیر ہے۔ یہ پلانٹ انشاء اللہ مارچ 2017 تک 360 میگاواٹ اور دسمبر 2017 تک مکمل پیداواری صلاحیت کے مطابق بجلی نیشنل گرڈ میں شامل کر دے گا۔ میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس نوعیت کے پاور پلانٹ کے لئے نیپرا کی متعین کردہ بجلی کی پیداواری لاگت 9.77 روپے فی کلوواٹ آور تھی۔ اس پیداواری لاگت میں پلانٹ کی تعمیر سے متعلقہ تمام اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوش سے بھکھی پاور پلانٹ کی تعمیری لاگت میں کمی لائی گئی جس کے نتیجے میں نیپرا نے اس پلانٹ سے حاصل ہونے والی بجلی کی پیداواری لاگت کو 9.77 روپے فی کلوواٹ آور سے کم کر کے 6.36 روپے فی کلوواٹ آور کر دیا ہے۔ اس سے نہ صرف صارفین کے مفادات کا تحفظ ہو گا بلکہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک جدید ترین پلانٹ کی تنصیب کے ذریعے سستی بجلی پیدا کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں
"پاکستان میں ایک ایسا ہسپتال بناؤ جہاں نواز شریف اور
شہباز شریف کا علاج ہوتا کہ انہیں باہر نہ جانا پڑے")

- حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ کے مقام پر 1230 میگاواٹ کا پاور پلانٹ، بلوکی کے مقام پر 1223 میگاواٹ کا پاور پلانٹ اور قادر آباد ساہیوال میں 1320 میگاواٹ کوئلے سے چلنے والا پاور پلانٹ انشاءاللہ دسمبر 2017 تک مکمل ہو جائیں گے۔
- تونسہ کے مقام پر نجی شعبے کی سرمایہ کاری سے 135 میگاواٹ کے ہائیڈل پاور پلانٹ کی منصوبہ بندی کا کام مکمل کیا جائے گا۔
- روجھان کے مقام پر ہوا کی طاقت سے بجلی پیدا کرنے والے 1000 میگاواٹ کے منصوبے پر Denmark کی کمپنی feasibility study پر کام کر رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

51- عوام کو محفوظ اور عالمی معیار کی سفری سہولیات فراہم کرنا موجودہ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں سے ایک ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر گزشتہ دور حکومت میں میٹرو بس سسٹم کے ذریعے عوام کو جدید سفری سہولیات فراہم کی گئیں۔ انشاءاللہ ملتان میٹرو کا افتتاح جلد ہو جائے گا جس کے ذریعے جنوبی پنجاب کے اس مرکزی شہر کے لاکھوں لوگ مستفید ہوں گے۔ اسی طرح آپ کی حکومت نے لاہور اورنج لائن ٹرین میٹرو ٹرین جیسے ایک ایسے منصوبے کا آغاز کیا ہے جس کی پاکستان کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

میں اس موقع پر مالی اور تیکنیکی تعاون فراہم کرنے پر عظیم دوست ملک چین کا خصوصی طور شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ بلاشبہ چین نے ایک قابل اعتماد دوست ملک ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ اورنج لائن ٹرین میٹرو ٹرین منصوبہ اپنی افادیت اور بچت، Environmentally Safe ٹرانسپورٹ اور روزگار کے ان گنت نئے مواقع پیدا کرنے کے باعث اپنی مثال آپ ثابت ہوگا۔ اس کی تکمیل پر ابتدا میں تقریباً اڑھائی لاکھ افراد یومیہ سفر کریں گے بعد ازاں اس سے پانچ لاکھ افراد یومیہ استفادہ کریں گے۔ اس سے اڑھائی گھنٹے کا سفر 45 منٹ میں طے ہو

گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی ایسے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"شوباز" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

52۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج ایک مخصوص طبقہ اورنج لائن ٹرین کی شکل میں عام آدمی کو ملنے والی اس سہولت پر سیخ پا ہے اور اس کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

53۔ پاکستان کے غریب عوام، اپنی جگہ یہ سوال اٹھانے میں حق بجانب ہیں کہ وزیراعظم کا کسان package ہو یا پھر ڈینگی کی وباء کے دوران وزیراعلیٰ کی طرف سے بلڈ ٹیسٹ کی 90 روپے فیس کا تعین، پاکستانی اشرافیہ کے یہ نمائندے، غریب اور بے سہارا عوام کی فلاح کے لئے کئے جانے والے ہر اقدام کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب پاکستانی سیاست اور معاشرے کے ان کرداروں کو آج نہیں تو مستقبل کے تاریخ دان کو ضرور دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر!

54۔ اقتصادی ترقی اور معاشی نشوونما، کوالٹی انفراسٹرکچر کے بغیر ناممکن ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک جامع منصوبہ کے تحت صوبے بھر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انفراسٹرکچر کے کئی منصوبے تشکیل دیئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 130۔ ارب 28 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ ان منصوبوں میں بڑے اور چھوٹے شہروں میں تعمیر ہونے والی سڑکیں اور پل شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

55۔ اسی طرح حکومت پنجاب صنعتی انفراسٹرکچر کی تعمیر اور ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ ایک جامع منصوبہ بندی کے تحت پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں صنعتی زونز کے قیام پر کام ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ پنجاب سپیشل اکنامک زون اتھارٹی نے پہلے تین سپیشل اکنامک زونز کی منظوری دے دی ہے جن میں Value Addition City, M-III Industrial City اور Qauid-e-Azam Apparel Park خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سے نہ صرف اندورنی و بیرونی سرمایہ کاری میں قابل قدر اضافہ ہوگا بلکہ تقریباً 10لاکھ لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔ حکومت پنجاب صوبے میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی حوصلہ افزائی اور Industrial Estates میں جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لئے، ease of doing business کے منصوبے کے تحت ریفارمز کے ایک جامع پروگرام کو ترتیب دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں عالمی بنک کے تعاون سے 10۔ارب روپے کی لاگت سے Jobs & Competitiveness کے پانچ سالہ پروگرام کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹے جھوٹے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

56۔ پاکستانی سیاست کا ایک عام طالب علم بھی جنوبی پنجاب کے نام پر اپنی سیاست کی دکان چمکانے والے سیاستدانوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ان سیاستدانوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنے سیاسی کیریئر کے دوران صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ کے اہم عہدے پر بھی پہنچے لیکن ان کی فرد عمل جنوبی پنجاب کے علاقوں کے عوام کی خدمت سے خالی رہی۔ ہمیں فخر ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے ہر دور میں جنوبی پنجاب کی ترقی، خوشحالی اور وہاں کے عوام کی فلاح و بہبود کو جو فوقیت دی ہے اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ نے جنوبی پنجاب کے عوام کی محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ہر شعبہ میں کثیر رقم مختص کی اور وہاں پر میگا پراجیکٹس کا آغاز کیا۔ پینے کے صاف

پانی کا پروگرام ہو یا آبپاشی کے میگا پراجیکٹس کا ذکر ہو، جنوبی پنجاب ہمیشہ ترقیاتی پروگرام کے حوالے سے خادم پنجاب کا ترجیحی خطہ رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

57۔ وقت کی کمی کے باعث میں ان تمام منصوبوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتی جو حکومت نے جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے تشکیل دیئے ہیں۔ تاہم میں مختصراً یہ عرض کروں گی کہ حکومت پنجاب آئندہ بجٹ مالی سال 17-2016 میں جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں میں جاری اور نئے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 173۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کر رہی ہے۔ ان منصوبوں میں جنوبی پنجاب کے سب سے بڑے شہر ملتان میں میٹرو بس سسٹم کا فقید المثال منصوبہ، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان، نہر لوئر باری دوآب کی بحالی، کیڈٹ کالجز کا قیام، چولستان کے لئے ترقیاتی پروگرام، طیب اردگان ہسپتال کی توسیع۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Please no comments.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر! ضلع راجن پور کو رحیم یار خان سے ملانے کے لئے دریائے سندھ پر پل کی تعمیر، ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان کی اپ گریڈیشن اور بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔ میں یہاں معزز ایوان کو یاد کرانا چاہتی ہوں کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے 67 فیصد پارٹنر سکولوں اور 69 فیصد طالب علموں کا تعلق بھی جنوبی پنجاب کے دور دراز علاقوں سے ہے۔ اسی طرح لیپ ٹاپس کی تقسیم میں جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے طلباء وطالبات کو 50 فیصد کوٹا دیا گیا ہے جو کہ آبادی کے تناسب سے 18 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

58۔ حکومت ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے پسماندہ قبائلی علاقوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ان علاقوں میں عوام کی سہولت کے لئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

وزیر خزانہ(ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):جناب سپیکر!138 کلو میٹر لمبی سڑکوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

MR SPEAKER: Please have your seats.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):جناب سپیکر!دریں اثناء رواں مالی سال کے دوران علاقے کے 10ہزار گھروں کو شمسی توانائی سے روشن کیا گیا ہے۔ہم نے آئندہ مالی سال کے دوران ان علاقوں کی تعمیر وترقی کے لئے ایک ارب20کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے
"جھوٹ ہے،جھوٹ ہے"کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

59۔ خواتین ہماری آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں معاشرتی ترقی اور ملکی خوشحالی کا کوئی خواب خواتین کو قومی دھارے میں شریک کئے بغیر شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔خواتین کی بہبود و ترقی کے لئے حکومت پنجاب کی حکمت عملی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔خواتین کی صحت سے متعلقہ منصوبہIRMNCHکا ذکر ہو یا وزیر اعلیٰ کی خود روزگار سکیم میں چالیس فیصد سے زائد خواتین کی شرکت،چھٹی سے دسویں جماعت کی طالبات کو وظائف کی ادائیگی ہو یا ورکنگ وومن ہاسٹل کی تعمیر،یہ سب اس امر کے گواہ ہیں کہ حکومت خواتین کی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے جامع اور مربوط اقدامات کر رہی ہے۔اسی جذبے کے تحت خواتین کے لئے روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنے کے لئے سرکاری ملازمتوں میں ان کا پندرہ فیصد کوٹا مقرر کیا گیا ہے اور ان کی عمر کی بالائی حد میں تین سال بڑھا دیئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے
"جھوٹ ہے،جھوٹ ہے"کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! خواتین کے لئے معاشرتی تحفظ کی فراہمی اور وراثت میں ان کے حق کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی قانون سازی کی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے منتقل کئے جانے والے جناح آبادیوں، کچی آبادیوں اور دوسری سکیموں کے تمام اثاثوں کی الاٹمنٹ اب شوہر اور بیوی کو مشترکہ طور پر کی جاتی ہے۔ خواتین کے لئے اپنے حقوق کے تحفظ اور کسی زیادتی کے ازالے کی خاطر پولیس سے رجوع کرنے کے لئے صوبے بھر کے 716 پولیس سٹیشنز میں سے 548 پولیس سٹیشنز میں خاتون Help Desk قائم کئے جا چکے ہیں۔ 24 کروڑ روپے کی لاگت سے ملتان میں وومن پروٹیکشن سنٹر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ یہ ادارہ عورتوں پر ہونے والے ظلم کی ایف آئی آر کا اندراج، Collection of Evidence، فسٹ ایڈ اور پراسیکیوشن سروسز کی خدمات ایک ہی جگہ پر مہیا کرے گا۔

جناب سپیکر!

60۔ نوجوان اس قوم کا سرمایہ ہیں۔ حکومت پنجاب کی یہ کوشش ہے کہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے ایسے مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کرتے ہوئے ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں یوتھ افیئرز کے لئے مجموعی طور پر 23۔ ارب روپے 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ مختلف شعبہ جات میں جاری نوجوانوں کے لئے منصوبہ جات میں ان کی فنی تربیت، لیپ ٹاپس کی فراہمی اور خود روزگار سکیم کے ذریعے انہیں مواقع فراہم کرنا شامل ہے۔ اسی طرح 2۔ ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے جاری منصوبے جس میں نوجوانوں کے لئے سپورٹس کمپلیکس، سٹیڈیم اور جمنیزیم کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ وہ صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں 36 E-Libraries بھی قائم کی جا رہی ہیں جہاں پر نوجوانوں کو مطالعہ کی بہترین سہولیات میسر ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران کی طرف سے
"گو نواز گو" "گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

61۔ کوئی بھی معیشت ہنر مند افراد کے بغیر تعمیر و ترقی کی منزل طے نہیں کر سکی۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے فنی اور تکنیکی تعلیم کے شعبے میں بھی ایک جامع حکمت عملی ترتیب دی ہے۔ Punjab Skills Strategy 2018 کے تحت 20 لاکھ نوجوانوں کو فنی اور ووکیشنل

ٹریننگ سے آراستہ کرنے کا ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔اس پروگرام کے تحت اب تک تقریباً 4لاکھ 50ہزار سے زائد نوجوانوں کو فنی تربیت دی گئی ہے۔ہماری یہ کوشش ہو گی کہ اس پروگرام کے تحت نوجوانوں کی فنی تربیت کے تمام اہداف کو مقررہ مدت کے اندر حاصل کر لیا جائے۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے لئے 6۔ارب 50کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

62۔ گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعے روزگار ایک نئی حقیقت ہے جس سے بہت سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔تاہم ہمارے ملک میں یہ شرح کم ہے اس لئے حکومت پنجاب نے ای۔روزگار ٹریننگ پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت پنجاب بھر میں تعلیم یافتہ افراد بالخصوص خواتین کو گھر بیٹھے باعزت روزگار کمانے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔اس منصوبے کے تحت پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ صوبے بھر میں تربیتی مراکز قائم کرے گا جن میں 10ہزار سے زائد افراد کو انٹرنیٹ کے ذریعے معاشی طور پر خود کفیل بننے کی بلا معاوضہ تربیت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

63۔ شہریوں کے لئے باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہر ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر وزیر اعلیٰ خود روزگار سکیم کا آغاز نومبر 2011 میں کیا گیا۔اس سکیم کے تحت اب تک دس لاکھ خاندانوں کو 21۔ارب روپے سے زائد کے بلا سود قرضے جاری کئے جا چکے ہیں۔آزاد مبصرین کی رائے کے مطابق اس سکیم نے کم آمدن والے گھرانوں پر بہت مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔مجھے اس ایوان کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس سکیم سے استفادہ کرنے والوں میں 40فیصد سے زائد خواتین ہیں۔اس سکیم کی افادیت کے پیش نظر مالی سال 17-2016 میں اس سکیم کے لئے مزید 3۔ارب روپے مہیا کئے جا رہے ہیں۔آئندہ مالی سال کے اختتام تک مجموعی طور پر 15لاکھ سے زائد خاندانوں کو معاشی خود کفالت کے لئے بلا سود قرضے جاری کئے جا چکے ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"جھوٹ ہے، جھوٹ ہے، گو نواز گو، پاناما لیکس کا حساب دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

64۔ پاکستان کا آئین اقلیتوں کو تمام حقوق مہیا کرتا ہے۔ حکومت پنجاب اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور تحفظ کے لئے کوشاں ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 46 کروڑ روپے کی لاگت سے Minorities Development Fund قائم کیا گیا ہے جس کے تحت ترقیاتی منصوبہ جات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ ان منصوبہ جات کا مقصد ہمارے اقلیتی بھائیوں کے معیار زندگی میں بہتری لانا ہے۔ اسی طرح اقلیتی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات کے لئے رواں مالی سال کے دوران 22 کروڑ روپے کی مالیت کے تعلیمی وظائف کا بھی اجراء کیا گیا اور آئندہ مالی سال میں بھی اس سلسلے کو 25 کروڑ روپے کی لاگت سے جاری رکھا جائے گا۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمتوں میں اقلیتی برادری کے لئے پانچ فیصد کوٹا مختص کیا ہے۔ ہر سال کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی خدمت کے لئے ارزاں کرسمس بازار لگانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ اسی طرح سکھ برادری کے مذہبی تہوار اور عبادت گاہوں کی دیکھ بھال کے لئے خصوصی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر ہیومن رائٹس اور اقلیتی برادری کی بہتری کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

65۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے اینٹوں کے بھٹوں پر تپتی دوپہر میں بیگار کرتے معصوم بچوں کے ہاتھوں سے مٹّی اور گارے کی اینٹیں چھین کر انہیں قلم دوات اور کتاب تھمادی ہے اور انہیں اس راستے پر روانہ کر دیا ہے جس کی منزل صرف اور صرف ایک روشن مستقبل ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی نگرانی اور سرپرستی میں پنجاب بھر کے بھٹوں سے پچاس ہزار سے زائد بچوں کو جبری مشقت سے نجات دلا کر تعلیم و تربیت کے راستے پر گامزن کر دیا ہے۔ ان خاندانوں کی معاشی مجبوریوں کے پیش نظر سکول جانے والے بھٹہ مزدوروں کے بچوں اور ان کے خاندانوں کے لئے سکول میں داخلے کے وقت دو ہزار روپے اور ماہانہ ایک ہزار روپے وظیفہ کا اجراء بھی کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کے ان اقدامات

کی ILO جیسے مستند ادارے نے بھی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ مجھے اس ایوان کو بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے اب اس مہم کا دائرہ کار ورکشاپوں، پٹرول پمپوں اور چھوٹے ہوٹلوں جہاں پر ان بچوں سے مشقت لی جاتی ہے تک پھیلا دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

66۔ حکومت پنجاب محنت کش برادری کی فلاح و بہبود کے لئے لاتعداد فلاحی منصوبوں پر عمل پیرا ہے اور دُور رَس اقدامات کر رہی ہے۔ لیبر قوانین کا مؤثر اور مثبت اطلاق، صحت مند ٹریڈ یونین سرگرمیوں کا فروغ، جبری مشقت کا خاتمہ، رہائشی سہولتوں کی فراہمی اور طبی مراکز کا قیام ہماری اوّلین ترجیحات ہیں۔ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ فیصل آباد میں میٹرنٹی اینڈ چائلڈ سنٹر اور جھنگ میں 50 بستروں پر مشتمل ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے 62 سکولوں میں پینتالیس ہزار بچے زیر تعلیم ہیں جن کو کتابیں، کاپیاں، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی مفت سہولیات میسر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعتی کارکنوں کے لئے Marriage Grant اور ان کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ صوبہ بھر میں مختلف لیبر کالونیوں میں 6 ہزار سے زائد فلیٹس زیر تعمیر ہیں۔

جناب سپیکر!

67۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف مزدور اور محنت کش کو پاکستان کی اساس سمجھتے ہیں۔ اسی طبقے کی وجہ سے ملک میں معاشی اور اقتصادی ترقی کا عمل جاری ہے۔ وزیراعظم پاکستان نے مزدور کی کم از کم تنخواہ -/14,000 روپے مقرر کی ہے۔ حکومت پنجاب اس وعدے پر مکمل عملدرآمد کرے گی اور مزدوروں اور محنت کشوں کو ان کا حق دلانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھے گی۔

جناب سپیکر!

68۔ پنجاب حکومت نئے ٹیکس لگانے کی بجائے ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافے اور محصولات کے نظام کو کرپشن سے پاک کرنے کے لئے اقدامات پر یقین رکھتی ہے چنانچہ حکومت نے آئندہ برس کے بجٹ میں پراپرٹی ٹیکس کے دائرہ کار کو گھروں سے بڑھا کر پلاٹوں تک وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام سے جہاں زمینوں کی قیمتوں میں مصنوعی اضافے کا

سد باب ہو گا وہاں پلاٹوں کی خرید و فروخت میں سٹے بازی کے رجحان کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔اسی طرح سیلز ٹیکس کے دائرہ کار کو بڑھا کر اس میں بعض نئی خدمات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

69۔ سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔حکومت پنجاب نے صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔اس اضافے کا تعین وفاقی حکومت کے طے شدہ فارمولے کے تحت کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

70۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے ممبران، محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران اور ماتحت عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"مک گیا تیرا شو گو نواز گو، جھوٹ ہے جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

71۔ اپنی تقریر کا اختتام کرتے ہوئے میں اس حقیقت کا دوبارہ اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ بجٹ اعداد و شمار کی تفصیل اور اہداف کی نشاندہی کی کوئی روایتی دستاویز نہیں۔ہمارے نزدیک یہ بجٹ غریب عوام کی خدمت اور پنجاب کی ترقی کے ایک مقدس عہد نامہ کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ عہد نامہ صوبے کے عوام کو صحت اور تعلیم کی معیاری سہولتیں مہیا کرنے کا عہد نامہ ہے۔یہ عہد نامہ روزگار کے مواقع میں اضافے، قرضوں کی فراہمی اور فنی تربیت کے ذریعے پنجاب کے ان نوجوانوں کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرنے کا عہد نامہ ہے جو حالات کی سنگینی سے دل شکستہ ہو چکے ہیں۔یہ عہد نامہ دنیا کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں ان محنتی لیکن کم وسیلہ طلباء کی شمولیت کو یقینی بنانے کا

عہد نامہ ہے جن کے والدین اپنے ہونہار بچوں کو ان اداروں میں تعلیم دلانے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

جناب سپیکر! یہ عہد نامہ پنجاب میں تعمیر و ترقی کے اس سفر کو پوری رفتار کے ساتھ جاری رکھنے کا عہد نامہ ہے جس کا مقصد ایک عام آدمی کی مشکلات میں آسانی اور اس پر زندگی کے بوجھ کو کم کرنا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اس عہد نامے کے ایک ایک لفظ کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں اور تمام تر توانائیاں وقف کر دیں گے۔

دشوار تر ہے جن کے لئے روز و شب کا بوجھ
ان کے لئے حیات کو آساں کریں گے ہم
برہم ہوں بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں
کچھ بھی ہو اہتمام چراغاں کریں گے ہم

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پیش کریں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 17-2016 کا
ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پیش کر دیا گیا۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 16-2015 کا
ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 16-2015 پیش کر دیا گیا۔

مسودہ قانون
(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2016.

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2016

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2016 has been introduced.

قواعد اور ترامیم کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ (3)5 کے تحت
گوشوارہ دوئم میں ترامیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ (2)76 کے تحت
وضع کردہ قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the notifications relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid.

MR SPEAKER: The notifications relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid has been laid.

ماشاءاللہ۔آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ جمعرات مورخہ 16۔جون2016 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔عام بحث کے لئے چار یوم یعنی 16,17,20اور 21۔جون 2016 مختص کئے گئے ہیں۔آخر میں وزیر خزانہ صاحبہ بجٹ پر عام بحث کو wind upکریں گی۔بجٹ کی عام بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ کروالیں۔

اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16۔جون 2016 صبح 11:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔